کام کے دوران نمازوں کی قضا اور ان کی ادا کا طریقہ

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کام کے دوران میری دن کی نمازیں یعنی ظہر،عصر اور مغرب قضا ہوجاتی ہیں کیونکہ کام میں نماز پڑھنے کا کوئی آپشن موجود نہیں ہے ۔کیا میں ان کی قضا عشاء سے پہلے کرسکتا ہوں اور ان کی قضا کیسے کروں گا۔

سائل:نورا فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

اپنے اس کام کی خاطر نمازوں کو قضا کرناجائز نہیں ہے۔کسی بھی ترکیب سے آپ کو نماز وقت میں ہی ادا کرنا ہوگی۔اگرچہ ان نماز وں کے صرف فرض ادا کریں۔یعنی چار ظہر کے فرض اور چار عصر کے فرض اورتین مغرب کے ۔ اور اس میں صرف تین تین منٹ خرچ ہوں گے اور آپ کے کام میں بھی حرج نہیں ہوگا۔اور اگر وہاں اس کی بھی اجازت نہیں ہے تو ایسے کام کو ہی چھوڑ دیجیے، اللہ عزوجل رزاق ہے۔ وہ رزق حلال کا کوئی سبب پیدا فرمادے گا۔جب وہ اپنے منکروں کو رزق دے رہا ہے تو اس کے ماننے والوں کو کیونکر نہ نوازے گا بلکہ یقیناً زیادہ اور دل و جان میں سکون پیدا کرنے والا رزق عطا فرمائے گا۔

اگر شرعی عذر کے بغیر نمازیں قضا ہوجائیں تو توبہ کریں اور ان کی قضا ادا کریں اور قضا نمازوں کو مکروہ وقت کے علاوہ کسی بھی ٹائم پر ادا کرنا جائز ہے۔آپ اپنی نماز وں کو عشاء سے پہلے بھی قضا کرسکتے ہیں۔اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قضا کی نیت سے پہلے ظہر کے چار فرض پڑھیں پھر عصر کے چار فرض اور پھر مغرب کے تین فرض پڑھ لیے جائیں۔

إذْ التَّأْخِيرُ بِلَا عُذْرٍ كَبِيرَةٌ لَا تَزُولُ بِالْقَضَاءِ بَلْ بِالتَّوْبَةِ أَيْ بَعْدَ الْقَضَاءِ أَمَّا بِدُونِهِ فَالتَّأْخِيرُ بَاقٍ، فَلَمْ تَصِحَّ التَّوْبَةُ مِنْهُ لِأَنَّ مِنْ شُرُوطِهَا الْإِقْلَاعُ عَنْ الْمَعْصِيَةِ"

بلا عذرِ شرعی نماز قضا بہت سخت گناہ ہے، یہ گناہ صرف قضا سے زائل نہ ہوگا بلکہ سچے دل سے توبہ کرے، توبہ سے گناہِ تاخیر معاف ہو جائے گااور توبہ اس وقت ہی صحیح ہے جب نمازوں کی قضا ادا کرے بغیر قضاء ادا کیے توبہ کرے تو تاخیر تو ابھی باقی ہے اور اس کی توبہ صحیح نہیں ہوگی کیونکہ توبہ کی شروط میں ایک یہ ہے کہ گناہ کو ختم کرنا وہ تو نہیں پایا گیا۔ یعنی قضا کو ادا کرے پھر توبہ قبول ہوگی۔

[درمختار مع ردالمحتار''، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ج۲، ص۶۲۷]

اور بہار شریعت میں ہے کہ بلا عذرِ شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہِ تاخیر معاف ہو جائے گا۔

[بہار شریعت ج1 حصہ 4 ص700]

اور مکروہ وقت کے علاوہ قضا کسی بھی ٹائم میں کی جاسکتی ہےلیکن جلد ازجلد اسے ادا کیاجائے -

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے کہ

لَيْسَ لِلْقَضَاءِ وَقْتٌ مُعَيَّنٌ بَلْ جَمِيعُ أَوْقَاتِ الْعُمُرِ وَقْتٌ لَهُ إلَّا ثَلَاثَةً، وَقْتَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَوَقْتَ الزَّوَالِ، وَوَقْتَ الْغُرُوبِ فَإِنَّهُ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ"

قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں بلکہ تمام عمر اس کا وقت ہے مگر سورج کے طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

[الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقیت وما یتصل بھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۲]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Qadā’ salāh during work and the method of fulfilling it

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: The salāh during the daytime i.e. Zuhr, ‘Asr & Maghrib become qadā’ for me during work hours, because there is no option to pray salāh at work. Can I fulfil their qadā’ before ‘Ishā’ salāh, and generally speaking, how should I fulfil this?

Questioner: Noora from England

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃ الحَق والصواب

It is not permissible to cause your salāh to become qadā’ for the sake of this job of yours; you will have to pray salāh within its correct timing somehow, even if one can only pray the Fard Rak’ahs of these salāhs i.e. the four Fard of Zuhr, four of ‘Asr, and three of Maghrib. You would only have to spend three minutes or so on each salāh, and this wouldn’t cause any issue in the workplace either. However, even if this is not allowed, then you should leave such job; Allāh Almighty is the [true] Provider - He ﷻ will create some means of sustenance. When He ﷻ provides for those who deny him, then why would He ﷻ not grace those who believe in Him. Rather, He ﷻ will undoubtedly provide more so, and bestow that sustenance which will be a cause of peace & tranquility in one’s heart.

However, if salāh does become qadā’ without a valid reason, then one should repent and fulfil its qadā’; it is permissible to fulfil qadā’ any time other than the [3] Makrūh times. You can also fulfil your qadā’ before ‘Ishā’ - the method for this is to first fulfil the four Fard of Zuhr with the intention of qadā’, then the four Fard of ‘Asr and then fulfil the three Fard of Maghrib.

Just as it is stated in Radd al-Muhtār,

"إذْ التَّأْخِيرُ بِلَا عُذْرٍ كَبِيرَةٌ لَا تَزُولُ بِالْقَضَاءِ بَلْ بِالتَّوْبَةِ أَيْ بَعْدَ الْقَضَاءِ أَمَّا بِدُونِهِ فَالتَّأْخِيرُ بَاقٍ، فَلَمْ تَصِحَّ التَّوْبَةُ مِنْهُ لِأَنَّ مِنْ شُرُوطِهَا الْإِقْلَاعُ عَنْ الْمَعْصِيَةِ"

“It is an intense sin to cause one’s salāh to become qadā’ without a valid reason; this sin will not be removed by merely fulfilling the qadā’. Rather, one will have to repent wholeheartedly; the sin of delaying will be forgiven from repenting. Moreover, repentance is only valid when one actually fulfils the qadā’ salāh; if one

was to repent without having fulfilled the qadā’ salāh, then the sin of delaying would still remain, and the repentance of such person will not be valid. This is because it is among the conditions of repentance to disassociate oneself from the sin; this is not the cause in said scenario i.e. one is to fulfil the qadā’ - only then would repentance be accepted.

[Durr Mukhtār ma’ Radd al-Muhtār, vol 2, pg 627]

Furthermore, it is stated in Bahār-e-Sharī’at that to allow salāh to become qadā’ (expired) without a valid reason [accepted by Sharī’ah] is an intense sin. It is Fard upon the person (who missed his salāh) to fulfil its qadā’ and to sincerely repent; the sin for delaying will be forgiven by sincere repentance and through an accepted Hajj.

[Bahār-e-Sharī’at, vol 1, part 4, pg 700]

Moreover, qadā’ salāh may be fulfilled any time other than the Makrūh times, but they should be fulfilled as soon as possible. Just as it is stated in Fatāwā Hindiyyah,

"لَيْسَ لِلْقَضَاءِ وَقْتٌ مُعَيَّنٌ بَلْ جَمِيعُ أَوْقَاتِ الْعُمُرِ وَقْتٌ لَهُ إلَّا ثَلَاثَةً، وَقْتَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَوَقْتَ الزَّوَالِ، وَوَقْتَ الْغُرُوبِ فَإِنَّهُ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ"

“There is no specified time for [fulfilling] qadā’. Rather, its duration is one’s entire lifetime, other than the time of sunrise, sunset and Zawwāl, for it is not permissible to pray salāh during these times.”

[al-Fatāwā al-Hindiyyah, vol 1, ch 3, pg 52]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali